شذرات

یہودیوں اور عربوں کا معاملہ کئی سالوں سے چل رہا ہے۔ یہودیوں نے اپنے تجربہ اور امریکہ کی مدد سے عربوں پر ثابت کردیا ہے کہ لڑائی اور جنگ میں وہ ان پر غالب ہیں۔ وہ عرب جو فلسطین کے باشندے تھے، انہوں نے شروع میں یہودیوں سے لڑائی بھی کی لیکن وہ یہودیوں کے مقابلے میں ناکام رہے اور پھر وہ اپنے آپ کو مہاجرین کی شکل میں پیش کر کے مختلف ملکوں میں چلے گئے، لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ آخرکار انہوں نے شکست مان کر یہودیوں کی بات مان لی۔ مصر عربوں کا ن طاقتور ملک ہے وہ بھی امریکہ پر کلی انحصار کرتا ہے۔ امریکہ کا اولین پس خوردہ اسرائیل ہے، لیکن اس کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ مصر کو دیا جاتا ہے۔ اس دور کے اندر سب سے بڑی قوت ایٹم بم ہے۔ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک غیر مسلموں کے ایٹم بم کو جائز قرار دیتے ہیں، لیکن مسلم ممالک یا ایسا ملک جو ان کے سیالات کے خلاف ہوتا ہے، اسے یہ عالمی امن کے ٹھیکیدار ایٹم بم بنانے نہیں دیتے، مصر مشرق وسطیٰ اور فریقہ میں بہت بڑی طاقت ہے، لیکن وہ بھی ایٹم بم نہیں بنا سکتا۔ دوسری طرف اسرائیل بڑی خوفناک ایٹمی قوت ہے۔ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ کوئی مسلمان ملک اس کا لڑائی میں مقابلہ نہیں کرسکتا۔ عراق نے ایٹم بم بنانے کی کوشش کی لیکن اس سے یہ غلطی ہوگئی کہ اس نے شروع میں کویت پر حملہ کردیا، بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ اسلام دشمن قوتوں نے ہی کویت پر حملے کرنے کے لئے عراق کو اشارا دیا تھا، یہ سب کچھ مخالفانہ اشارا تھا۔ اصل میں بغداد کی حکومت یہودیوں سے نبرد آزما تھی، لیکن وہ دشمنوں کے کہنے میں آگئی اور اپنے ہی برادر اسلامی ملک پر حملہ کردیا۔ شام اچھا ملک ہے وہاں کی حکومت یہودیوں سے نبرد آزما ہے، لیکن اسرائیل چونکہ ایٹمی طاقت ہے، اس لئے تمام مسلم ملکوں سے برسرپیکار

ہونا چاہتا ہے۔ شام کا ایک پہاڑی حصہ یہودیوں کے قبضے میں ہے، جس کو بہت عرصہ گذر گیا ہے لیکن وہ یہودیوں سے آزاد نہیں کرا سکتا۔ فلسطین کے اصل باشندے اس وقت یہودیوں کے رحم کرم پر ہیں۔ ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ فلسطین پر ایک چھوٹی سی عرب حکومت کا قبضہ تھا مگر عرب اس کو بھی برداشت نہ کرسکے میں نے فلسطین میں خود جا کر دیکھا اور وہاں کے عربوں کی حالت کو بھی دیکھا جو شریف حکومت کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ افسوس آج وہ بیچارے یہودیوں کے سامنے محکومی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۶۳ع میں میرا بیت المقدس جانا ہوا، وہاں اس وقت شاہ حسین کی حکومت تھی۔ میں حبرون گیا، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کی گھر والی بی بی سارہ، حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ رہتے تھے۔ مسجد حبرون کے قریب پہاڑی کے نیچے یہ مقابر تھے وہاں سے وضو کی جگہ پر ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا آرہی تھی۔ ایک کونے میں یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی مقابر تھے، میں نے وہاں نماز پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن اب یہ حالت ہے کہ حبرون کی اسی مسجد میں ایک یہودی گس گیا جس نے کئی نمازیوں کو قتل کردیا۔ کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا۔ یہودی اتنے بدمست اور اپنی طاقت پر نازاں ہیں کہ اپنے مقبوضہ علاقے کے علاوہ لبنان کو بھی ہمیشہ ڈراتے دھمکاتے رہتے ہیں۔ لبنان کو ڈرانے اور دھمکانے کے لئے انہوں نے لبنان کے جنوبی حصہ پر قبضہ کرکے اسے اپنی سرحد بنا رکھا ہے اور وہاں سے گاہ بگاہ لبنان پر حملہ کیا جاتا ہے۔ شام کی حکومت لبنانی حکومت کی مدد کرتی ہے، اسی طرح ایران کی حکومت بھی لبنان کے چند مسلمانوں کو مدد دیتی رہتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود لبنان جو پہلے مغربی ممالک کی طرح شاندار اور بارونق ملک تھا اس وقت ویران اور اجڑا ہوا ہے۔ میں ۶۳ع میں لبنان گیا تھا۔ کیا کہا جائے اس وقت کے ملک لبنان کا! بس ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی یورپی ملک میں سیر سفر ہو رہا ہو، میں

وہاں ایک ترکی عورت کے ہوٹل میں رہتا تھا۔ ایک انگریز مسافر بھی وہاں تھا وہ میرے پاس آیا اور کچھ باتیں کر کے چلا گیا۔ ہوٹل کی مالکہ جو ادھیڑ عمر کی تھی اور مسلمان تھی، اس نے اس انگریز کو دیکھا اور پھر مجھے کہنے لگی کہ یہ مسافر غیر مسلم چوروں میں سے ایک ہے اس سے خیال رکھنا! میں نے یہ سنا تو حیران رہ گیا کہ ہم تو اپنے لوگوں کو چور کہتے رہتے ہیں۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔

بہرحال اب جو لبنان کی حالت زار ہے حیران کن ہے اور خوفناک ہے۔ سارا ملک ویران ہے، یہودیوں نے اسے ویران کردیا۔ یہودیوں نے جب لبنان پر حملہ کیا تو ایک سو آدمی جو غرباء تھے انہوں نے اقوام متحدہ کے ہاں پناہ لی، لیکن یہودیوں نے اقوام متحدہ کے مرکز پر بھی حملہ کیا اور ان پناہ گزینوں کو ہلاک کردیا۔ اب اسرائیلی حکام کہہ رہے ہیں کہ یہ حملہ غلطی سے ہوگیا تھا حالانکہ بطرس غالی نے بھی اس کو صحیح نہیں بتایا۔ ان حالات میں بھی امریکہ اسرائیل کی مدد کررہا ہے۔

اسی طرح پاکستان پر امریکہ کا دباؤ بدستور جاری ہے۔ پاکستان ہندستان کے مقابلے میں ایٹم بم بنانے کا جواز رکھتا ہے، کیونکہ ہندستان کئی ایٹمی دھماکے کرچکا ہے۔ اب ہندستان کو تو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں، الٹا پاکستان پر عالمی قوتوں کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔ یہ بھی دراصل یہودی سازش کا نتیجہ ہے۔ کشمیر کا معاملہ بھی بہت گھمبیر اور حساس ہے۔ وہاں کے عوام اپنے آپ کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ انڈیا یہ مسئلہ بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں اور وہاں کی عوام کی خواہش کے مطابق حل کرنا نہیں چاہتا، بلکہ وہ ظلم اور ستم کی پالیسی پہ گامزن اور کاربند ہے اور پاکستان کو جو کشمیریوں کی اخلاقی مدد کررہا ہے ڈرایا اور دھمکایا جارہا ہے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔